دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

فتویٰ نمبر 31831

برائے رابطہ
www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

الاستفتاء :

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک آدمی نے ایک گھر خریدا پینتالیس لاکھ پچاس ہزار میں عقد اسطرح ہوا ہے کہ پانچ لاکھ نقد اور باقی پیسے چھ مہینے کے بعد بائع کو دیے جائیں گے۔ اب ہوا یہ کہ بائع نے مشتری سے کہا مجھے پیسوں کی بہت ضرورت ہے اس لیے آپ اس گھر کو نقد میں مجھے فروخت کر دیں تو میں آپ کو پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار کا نفع دوں گا اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مشتری کیلئے یہ نفع لینا جائز ہے ؟

المستفتی : محمد آصف خان گڑھ
0308-5218826

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

خریدی ہوئی چیز دوبارہ بائع کو بیچنا اقالہ کہلاتا ہے اور اقالہ ثمن اول کیساتھ ہوتا ہے، لہٰذا مشتری کیلئے ثمن اول پر فروخت کرنا تو صحیح ہے، البتہ زائد قیمت پر دوبارہ خریدنا جائز نہ ہوگا۔

والدلیل علی ذالک

فی الھدایۃ ج ۳ ص ۲۷

الاقالۃ جائزۃ فی البیع بمثل الثمن الاول .... فان شرط اکثر منہ او اقل منہ فالشرط باطل ویرد مثل الثمن الاول۔

وفی الھندیۃ ج ۳ ص ۱۵۶

باع جاریۃ بألف درھم ولقابلا العقد فیھا بألف درھم صحت الاقالۃ ولو تقایلا بألف وخمسمائۃ صحت الاقالۃ بألف ویلغو ذکر الخمسمائۃ۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ
نعمت اللہ تونسوی
از دارالافتاء دارالعلوم کبیروالا
مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

الجواب صواب
[signature]
دارالافتاء دارالعلوم کبیروالا
۲۷/۱/۱۴۴۲ھ

Scanned with CamScanner